اللہ کے نیک بندوں کا ایمان افروز تذکرہ
اور شیطان کے دوستوں کا خوفناک انجام

اولیاء اللہ

و

اولیاء الشیطان

www.KitaboSunnat.com

طارق اکیڈمی
ڈی گراؤنڈ، فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

"اللہ کے بندوں کا ایمان افروز تذکرہ اور شیطان کے دوستوں کا خوفناک انجام"

اولیاء اللہ
و
اولیاء الشیطان

امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ

www.KitaboSunnat.com

طارق اکیڈمی

ڈی گراؤنڈ (سموسہ چوک) فیصل آباد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ کا ذکر شیطان کے لئے تلوار کے وار سے بھی بھاری ہے"

جملہ حقوق ترتیب واضافہ برائے طارق اکیڈمی محفوظ ہیں

- کتاب .... اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان
- اہتمام .... محمد سرور طارق
- اشاعت .... محرم الحرام ۱۴۲۵ھ، مارچ 2004ء
- طباعت .... R.P.S پرنٹرز لاہور

ناشر

TARIQ ACADEMY
D/Ground (samosa chok)
Faisalabad, PAKISTAN.
☎ 0092 41 546964, 715768 Fax:0092 41 733350

ڈسٹری بیوٹر

دارالسلام
پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
DARUSSALAM

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون 7120054 فیکس 7320703

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
حرفِ آغاز	5
اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان	
دنیا کے دو متضاد گروپ	7
تعریف	"
القاب	"
اللہ کے دوستوں کی پہچان	8
کذب و صداقت کی کسوٹی	9
لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	
دارالسّلام؟ (سلامتی کا گھر)	10
قَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ	11
اولیاء الشیطان	
شیطانی قوتیں	13
سعادت و شقاوت کی تقسیم	14
معرکہ قتال و جدال	"
مختلف مدارج	15
طاغوت سے مراد	"
حکم قتال	16
آباؤ اجداد کی تقلید	"
آخرت کا خسارا	17
تخویفِ شیطانی	"
ظلمت سے نور کی طرف	18
بعد المشرقین	19
غلط فہمی	"
وحی شیطانی	20
حزب اللہ و حزب الشیطان	
دوسری اصطلاح قرآنی	21
لسان اللہ (کلامِ الٰہی کی گواہی)	22
اصحاب النار و اصحاب الجنۃ	
تیسری اصطلاحِ قرآنی	23
اعمال و خصائص	24
اصل بحث	26
شناخت	"
دوسرے القاب	"
بعض اہم مبحث	"
معانی	28
ایمان و گمراہی	29
نورانیت کی شمع	"
نور و ظلمت کی مثال	30

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ نمبر
نیک اعمال کا اجر	32
برائی کی سزا	32
عدالتِ الٰہی	33
داہنے ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے	
چوتھی اصطلاحِ قرآنی	34
"السابقون السابقون"	"
"عقبہ" سے مراد	35
ہدایت وضلالت کی منزل	36
سعادت کی منزلیں	"
اصحاب الیمین واصحاب الشمال	
پانچویں اصطلاحِ قرآنی	38
اعمال وخصائص	
دعوتِ رحمانی ودعوتِ شیطانی	40
کثرتِ تضاد	"
بنیادی اختلافات	"
ہر ایک دعوت کا مرجع	41
قیامِ انسانیت کا سرچشمہ	"
حکمِ الٰہی	"
شیطانی حکم	42
امر بالمعروف ونہی عن المنکر	"

مضامین	صفحہ نمبر
تعلیماتِ اسلامیہ کا خلاصہ	43
امر بالمنکر	44
نسیانِ ذکرِ الٰہی	45
شیطانی گروہوں کے مقاصد	47
مقاصدِ حزب اللہ	48
سزائے قتل کا جواز	"
ظلم وزیادتی	49
اولیاء اللہ سے مقصود	"
خاتمہ	"
ارتقائے روحانی	
مولوی محمد عمر کا سوال	51
جواب......ابوالکلام آزادؒ	"
مدارج بلحاظِ اعمال	52
دینِ قیم کا مرتبہ	"
اللہ کا راستہ	"
جسمانی وروحانی ترقی	53
قانونِ ارتقاء نبوی	"
ارتقاءِ انسانی	54
تکمیلِ انسانیت	54
قرآنی ارتقاء	55
مدارج ارتقائے روحانی	"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف آغاز

اللہ تعالیٰ نے تخلیق انسان کا آغاز جس فرد سے کیا انہیں منصب نبوت سے سرفراز فرمایا۔ گویا اس کائنات کا سب سے پہلا انسان ہی سب سے پہلا نبی تھا۔ یعنی اس کائنات کا کوئی فرد اللہ تعالیٰ کی راہنمائی و ہدایت سے محروم پیدا نہیں کیا گیا۔ وہ جو فرمایا گیا ہے کہ:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ (الذّٰریات: ۵۶)

''جن وانس کی تخلیق کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ خالق کی عبادت کریں...... یہ تبھی ممکن تھا کہ ان کی مکمل راہنمائی و ہدایت کا اہتمام کیا جاتا، سو اہتمام ایسا کیا گیا کہ روزِ اوّل سے تا قیامِ قیامت اس دائرۂ رشد و ہدایت سے باہر کوئی انسان نہ ہو۔

''عبادت'' ہی ایک ایسا عمل ہے جس سے خالقِ ارض وسماء اور بندے کے درمیان رابطہ وتعلق پیدا ہوتا ہے اور یہی رابطہ و واسطہ اپنی کمی بیشی کے اعتبار سے ''انسان'' کا دینی واخروی مدارج کا پیمانہ بنتا ہے اور یہی مدارج (إِيَّاكَ نَعْبُدُ) کے اقرار واعتراف کے بعد (إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقٰكُمْ) سے مقرر کیے جاتے ہیں۔ ایک مرحلہ جو اس سے ہٹ کر آتا ہے وہ یہ ہے کہ جب انسان اپنے اس منصبِ عبودیت سے روگردانی کرتا ہے، پھر وہ سرے سے انکار و بغاوت کا راستہ اختیار کر لیتا ہے اور شیطان کے بندوں میں شامل ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انہی دونوں گروہوں کو ''اولیاء اللّٰہ و اولیاء الشیطان'' ''حزب اللہ و حزب الشیطان'' ''اصحاب الجنة و اصحاب النار'' ''اصحاب الميمنة و اصحاب المشئمة'' ''اصحاب اليمين و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصحاب الشمال'' کے مختلف ناموں سے موسوم فرمایا ہے اور قرآن مجید اور نبیؑ رحمت ﷺ کے ارشادات میں متعدد مقامات پر توضیح وتشریح کی گئی ہے۔

''اولیاء اللّٰہ و اولیاء الشیطان ''میں امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ نے ان دونوں راہوں کو روز روشن کی طرح جدا کر دیا کہ اب کسی نوع کی غلط فہمی یا ٹھوکر نہیں کھائی جاسکتی۔

بشرطیکہ کوئی عمداً دیوار سے سر پھاڑنے کی ٹھان ہی لے جو راستہ دن کی روشنی کی طرح رات کو بھی چمکتا دکھائی دے اور خطروں سے محفوظ و مامون ہو ..... اگر کوئی اسے چھوڑ کر ٹیڑھی پگڈنڈیوں پر گرتا پڑتا منزل کو کھوٹا کر لے تو اسے آپ کیا کہیں گے؟

پیش نظر کتاب ''اولیاء اللّٰہ و اولیاء الشیطان''میں انہی دونوں گروہوں کو اجاگر کیا گیا ہے اور قرآن کی زبانِ صداقت سے ان کی تعریف و وضاحت اور تعین کی گئی ہے۔ ان کے حسن و بدانجام کی خبر دے دی گئی ہے۔ فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ'' کہ حزب اللہ تو غالب وکامران وفاتح ہیں اور رہیں گے۔'' اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ''حزب الشیطان '' تو سراسر خسارے میں رہنے والے، گھاٹا پانے والے ہیں۔''

طارق اکیڈمی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے جہاں دوسرے بیشتر علمی وادبی ذخائر کو نفاست وشائستگی سے اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کیا ہے، وہاں طارق اکیڈمی نے مولانا ابوالکلام آزادؒ کے شہ پاروں کو بھی ترتیب وتدوین وتہذیب سے مزین کر کے خوبصورت جامہ میں پیش کر رہی ہے، اللہ تعالیٰ اکیڈمی کے نگران اعلیٰ فضیلۃ الشیخ محمد خالد سیف حفظہ اللہ اور محمد سرور طارق اکرمہ اللہ کو اس ذخیرۂ دنیا و آخرت میں برابر اضافوں کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ (آمین)

خالد اشرف (علمی معاون)

طارق اکیڈمی، فیصل آباد

یکم رمضان المبارک 2003ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولیاء اللہ واولیاء الشیطان

دنیا کے دو متضاد گروہ

قرآنِ حکیم کے تدبر و مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حق و باطل، ایمان و کفر، نور و ظلمت، تعلق علوی و رشتۂ سفلی اور اعمالِ صالح و کاروبارِ مفسدہ و سیۂ کے اختلاف کے اعتبار سے وہ بالکل متضاد اور آپس میں مخالف گروہ دنیا میں ہمیشہ سے ہوتے چلے آئے ہیں اور جب کبھی حق و باطل کا معرکہ گرم ہوتا ہے تو انہیں دو جماعتوں کی قطاریں ایک دوسرے کے مقابلے میں صف آراء ہوتی ہیں۔ قرآن حکیم نے مختلف ناموں سے ان دونوں جماعتوں کا ذکر کیا ہے اور جا بجا ان کے آثار و علائم اور خواص و اعمال کی تشریح کی ہے۔

تعریف

قرآن حکیم نے ۳۲ سے زیادہ مقامات میں ایک ایسی جماعت کا ذکر کیا ہے، جس نے اپنے دلوں کو حق کے قبول کرنے کے لئے مستعد کر لیا ہے اور جو اپنی تمام قوتوں اور تمام جذبوں سے اللہ اور اس کی صداقت کو چاہنے والی اور پیار کرنے والی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اپنا دوست اور ساتھی بنالیا ہے۔

القاب

اس جماعت کو اولیاء اللہ کے لقب سے پکارا گیا ہے، یعنی وہ اللہ کے دوست ہیں اور اس کے چاہنے والوں کے گروہ میں داخل ہیں۔

چنانچہ سورہ بقرہ میں فرمایا:

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النُّوْرِ. (البقرة : ٢٥٧)

''اللہ تعالیٰ مومنوں کا ولی (دوست) ہے۔ وہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے۔''

سورہ آل عمران میں ''مومن'' کے لقب سے یاد فرمایا:

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ٥ (ال عمران: ٦٨)

''اور اللہ مومنوں کا ولی یعنی ''دوست'' ہے۔''

سورہ جاثیہ میں ''متقین'' کا لقب عطا فرمایا:

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ٥ (الجاثية: ١٩)

''اللہ متقی انسانوں کا ولی ہے۔''

سورہ اعراف میں ''صالحین'' کے لقب سے خطاب کیا:

وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ٥ (الاعراف: ١٩٦)

''اللہ صالح انسانوں کا دوست ہے۔''

اللہ کے دوستوں کی پہچان

سورہ جمعہ میں اس گروہ کے لئے ایک آزمائش بتلائی، جس میں پڑ کر معلوم ہو جائے گا کہ کون اولیاء اللہ میں سے ہے اور کون اولیاء الشیطان میں سے؟ فرمایا:

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ٥ (الجمعة: ٦)

''اے پیغمبر ﷺ! یہودیوں سے کہہ دو کہ اگر تمہیں اس بات کا دعویٰ ہے کہ تمام بندوں میں سے صرف تم ہی اللہ کے ولی اور دوست ہو تو اس کی آزمائش یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں موت کی آرزو کرو۔ اگر تم سچے ہو گے تو ضرور ایسا ہی کرو گے۔''

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ کے دوستوں کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب انہیں جان دینے اور اس کی لذتوں سے دستبردار ہو جانے کی دعوت دی جاتی ہے تو وہ لبیک کہتے ہوئے اس طرح دوڑتے ہیں، گویا بھوکوں کو غذا کی اور پیاسوں کو پانی کی پکار سنائی دی۔ لیکن جو جھوٹے ہیں اور اللہ کی ولایت سے محروم، وہ انکار کر دیتے ہیں اور یہ ان کے جھوٹے ہونے کی مہر ہے جو خود انہوں نے اپنے اوپر لگا دی:

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ۝ (الجمعة:۷)

"یہ اللہ اور اس کی صداقت کی دوستی کا جھوٹا دم بھرنے والے کبھی بھی موت کی تمنا کرنے والے نہیں، کیونکہ انہوں نے ایسے کام کیے ہیں جو انہیں موت کے تصور سے ڈراتے ہیں اور زندگی کی مہلت کو غنیمت سمجھے ہوئے ہیں۔"

کذب و صداقت کی کسوٹی

موت کی تمنا سے مقصود ہرگز یہ نہیں ہے کہ کوئی آدمی موت کو پکارے اور اس کے لئے التجا کرے۔ اللہ کا مقصود اس سے یہ تھا کہ سچے اور جھوٹے کی پہچان کے لئے ایک کسوٹی فراہم کرے۔ پس فرمایا کہ اگر اللہ کے دوست ہو تو موت کی تمنا کرو۔ یعنی اُس کے لئے اور اس کے کلمۂ حق کے لئے ایسے کاموں میں پڑو، جن میں جان دینے، اپنا خون بہانے، اپنے جسم کو طرح طرح کی مہلک مشقتوں میں ڈالنے اور زندگی کے عیش و نشاط سے محروم ہونے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد پھر خود ہی فیصلہ کیا کہ یہ کام اولیاء اللہ کا ہے، اولیاء الشیطان کبھی بھی ایسا نہیں کریں گے۔ کیونکہ یہ موت کے نام سے ڈرتے اور کانپتے ہیں اور زندگی کے عشق میں پاگل ہو گئے ہیں:

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝

(الجمعة:۸)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ان سے کہہ دو کہ اے نفس پرستو! جس موت سے تم اس قدر بھاگتے ہو، وہ تمہیں نہ چھوڑے گی، ایک دن ضرور ہی آئے گی، پھر تم اُسی پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو پوشیدہ اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے۔"

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

سورہ یونس میں ان کی ایک بہت بڑی علامت یہ بتلائی کہ ان کے لئے خوف اور غم نہ تو دنیا میں ہوتا ہے اور نہ آخرت میں:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (یونس: ۶۲ تا ۶۴)

"یاد رکھو کہ "اولیاء اللہ" پر نہ تو کسی طرح کا ڈر اور خوف طاری ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ پر سچی روحوں کی طرح ایمان لائے اور اپنے اعمال میں اس کا خوف پیدا کیا پس ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ یہ اللہ کا قانون ہے اور اللہ کے کلمات میں ذرا بھی تبدیلی نہیں ہوتی۔ انسان کے لئے یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔"

دار السلام (سلامتی کا گھر)

سورہ انعام میں ان اربابِ حق کا ذکر کیا جن کے دلوں کو اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے:

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ

(الانعام: ۱۲۵)

"جو شخص ارادہ کرے کہ اللہ اسے ہدایت دے دے پس اس کا سینہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے لئے کھول دیا جاتا ہے۔"

اور جو ان لوگوں کے مقابلے میں ہیں جن کے دل فشارِ کفر وضلالت سے اس قدر تنگ ہو گئے ہیں کہ اب ان کا انشراحِ روحانی نہیں ہو سکتا:

وَمَنْ يُرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا (الانعام: ۱۲۵)

"اور جو شخص گمراہ ہونے کا ارادہ کرے تو اس کا سینہ تنگ اور اسلام کے رستے میں حارج کر دیا جاتا ہے۔"

اس کے بعد اول الذکر جماعت کے لئے بشارت دی:

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (الانعام: ۱۲۷)

"ان کے پروردگار کے پاس ان کے لئے امن اور سلامتی کا گھر ہے اور ان کے نیک عملوں کے صلے میں وہی ان کا ولی ہے۔"

قَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

سورہ حٰمٓ سجدۃ میں ان مومنین، کاملین کا حال بیان کیا ہے جنہوں نے پہلے مقامِ عبودیت واعترافِ ربوبیت حاصل کیا، پھر مقامِ استقامت وثباتِ عمل وایمان تک مرتفع ہوئے:

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا (حٰمٓ السجدۃ: ۳۰)

"جنہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے اور اس پر استقامت دکھلائی۔"

ان کی نسبت فرمایا:

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ (حٰمٓ السجدۃ: ۳۰)

"ان پر فرشتے نازل ہو کر کہتے ہیں کہ نہ تم خوف کھاؤ اور نہ غم کرو اور جنت کی خوشخبری دیتے ہیں کہ یہ وہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ایسے صاحبانِ استقامت وکاملین پر نزولِ ملائکہ ہوتا ہے جو طمانیت وسکینت اور بے خوفی و بے غمی کا مقام ان پر طاری کر دیتے ہیں اور جس نعمتِ جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی انہیں بشارت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ:

نَحْنُ اَوْلِيَآءُ كُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ○ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ○ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○ (حٰمٓ السجدة: ۳۱ تا ۳۳)

''ہم تمہارے مددگار ہیں دنیا اور آخرت میں اور تمہیں اس حیاتِ بہشتی میں ہر طرح کا اختیار اور حکم بخش دیا گیا ہے۔ جس چیز کو تمہارا جی چاہے تمہارے لئے مہیا ہے اور جو نعمت اللہ سے مانگو گے تمہیں عطا ہوگی۔ یہ مقام تمہیں ربِ غفور و رحیم کی طرف سے عطا ہوا ہے اور ظاہر ہے کہ اس شخص سے بڑھ کر اور کس کی بات اچھی ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف لوگوں کو دعوت دے اور اعمالِ صالحہ اختیار کرے، نیز کہے کہ میں مسلم ہوں۔''

اولیاء اللہ کی پہچان کے لئے تصوف ہی معیار بنا لیا گیا ہے............ تصوف کیا ہے؟ یہ جاننے کے لئے امام ابن تیمیہؒ کی عظیم کتاب ''تصوف کی حقیقت'' (مطبوعہ طارق اکیڈمی) کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولیاء الشیطان

(شیطان کے دوست)

شیطانی قوتیں

لیکن اولیاء اللہ کی جماعت کے مقابلے میں ایک دوسری جماعت ہے جو اپنے خواص و اعمال میں بالکل اس کی ضد اور مخالف واقع ہوئی ہے۔ قرآنِ کریم اسے اولیاء الشیطان سے تعبیر کرتا ہے۔ قرآن کی اصطلاح میں وہ تمام قوتیں جو تعلقِ الٰہی اور رشتۂ حق وصداقت کی مخالف ہیں، شیطانی قوتیں ہیں اور ان میں ہر قوت اور ہر عمل شیطانِ لعین کا ایک مظہرِ خبیث ہے۔ پس جو لوگ حق وعدالت کی راہِ روشن سے ہٹ کر اعمالِ باطلہ کی تاریکی میں گم ہو گئے ہیں اور اللہ کا رشتہ ان کے ہاتھوں میں نہیں ہے، وہ خواہ کسی حالت اور کسی شکل میں ہوں، لیکن درحقیقت شیطان کے ولی، اس کے پرستار، اس کی نسل کے چاکر اور اس کی بادشاہت کے غلام ہیں۔

یہی وہ شیطان کی ولایت اور پرستش ہے جس کے متعلق بنی آدم سے ربوبیتِ الٰہیہ نے عہد لیا تھا:

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يَا بَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝

(یٰسٓ ۶۰، ۶۱)

”اے اولادِ آدم! کیا ہم نے تمہیں تاکید نہیں کر دی تھی کہ شیطان کی پوجا نہ کرنا، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے؟ اور یہ کہ صرف ہماری ہی بندگی کرنا۔ یہی انسان کے لئے سیدھا راستہ ہے۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعادت وشقاوت کی تقسیم

سورہ اعراف میں اس بات کی صاف صاف تصریح کر دی ہے کہ:

فَرِيقًا هَدٰى وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۗ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ (الاعراف:۳۰)

''اللہ نے دو فریقوں میں سعادت وشقاوت کو تقسیم کر دیا۔ اس نے ایک جماعت کو ہدایت دی ہے اور ایک فریق ہے کہ گمراہی اس پر چھا گئی۔ یہ وہ لوگ ہیں (یعنی دوسری جماعت کے گمراہ) کہ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا ولی بنا لیا ہے اور با ایں ہمہ اس زعمِ باطل میں گرفتار ہیں کہ وہی راہ راست پر چل رہے ہیں۔''

اسی سورۃ میں اس سے کچھ پہلے ایمان ومومنین کے مقابلے میں اولیاء الشیطان کا ذکر کیا ہے:

اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ (الاعراف:۲۷)

''ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا ولی یعنی آشنا و ہمدم بنا دیا ہے جو ایمان سے محروم ہیں۔''

معرکۂ قتال وجدال

پس اس آیت سے صاف صاف ہمارا استدلال واضح ہو گیا۔ یعنی دو فرقے ہیں جن میں سے ایک کو رب تعالیٰ نے اولیاء اللہ کے نام سے پکارا اور دوسرے کی نسبت تصریح کی کہ اس نے شیطان کو اپنا ولی بنا لیا ہے۔

سورہ کہف میں شیطان کا ذکر کر کے فرمایا:

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗۤ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۗ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۝ (الكهف: ٥٠)

''آیا تم ہم کو چھوڑ کر شیطان کو اور اس کی نسل کو اپنا ولی بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارا دشمن ہے۔ ظالموں کے لئے یہ کیا ہی برا بدلہ ہے کہ وہ اللہ کی جگہ نسلِ شیطانی کے ماتحت آ گئے!''

مختلف مدارج

پس ایک طرف تو ''اولیاء اللہ'' اور دوسری طرف ''اولیاء الشیطان'' اولیاء الشیطان کی طرح اولیاء اللہ کے مختلف مدارج و مراتب ہیں۔ آخری مرتبہ ''درجۂ کفر'' ہے اور اس کا سب سے بڑا اضل و اشقیٰ گروہ ''الکافرین'' کا ہوتا ہے۔ یہ دونوں جماعتیں ہمیشہ ایک دوسرے کے مقابلے میں صف آراء رہتی ہیں اور باہم معرکۂ جنگ وقتال گرم رہتا ہے:

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ (النسآء: ٧٦)

''پس جو لوگ مومن اور اللہ کے ولی ہیں، وہ تو اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں مگر جن لوگوں نے کفر اختیار کیا وہ ''طاغوت'' کی راہ میں لڑنے کے لئے نکلتے ہیں۔''

طاغوت سے مراد

''طاغوت'' سے مراد بھی قوتِ ابلیسی و شیطانی اور اس کے مختلف مظاہر ہیں، خواہ وہ پتھر کے بت ہوں یا بولنے والے انسان۔ اسی لئے سورۂ بقرہ کی آیتِ کریمہ میں ''اولیاء اللہ'' کا ذکر کر کے ''اولیاء الشیطان'' کی نسبت فرمایا:

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ (البقرة: ٢٥٧)

''جن لوگوں نے حق سے انکار کیا، ان کا دوست اور ولی اللہ نہیں ہے، طاغوت ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکمِ قتال

غرض یہ کہ پہلی جماعت اللہ کی راہ میں اپنے تئیں قربان کرنے کے لئے نکلتی ہے اور دوسری جماعت شیطان کی راہ میں جنگ وقتال کرنے کے لئے:

فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطَانِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝ (النسآء: ٧٦)

''پس اولیاء الشیطان کو قتل کرو تاکہ دنیا ظلم وفساد سے نجات پائے اور صرف اللہ کے لئے ہو جائے۔ شیطان کے مکروفریب خواہ کتنے ہی مہیب اور ڈراؤنے نظر آئیں تاہم یقین کرو کہ اولیاء اللہ کے مقابلے میں بالکل کمزور وضعیف ہیں۔''

اگر ان تمام آیتوں کو جمع کیا جائے جن میں ان متضاد ومتخالف دو جماعتوں کے خواص واعمال کا اور ان کی پہچان کی نشانیوں کا ذکر کیا گیا ہے تو مضمون اس قدر بڑھ جائے کہ اصل مطلب کی گزارش نہیں معلوم کتنی اشاعتوں کے بعد نوبت آئے۔ پس میں نہایت اختصار سے کام لونگا اور صرف اشاراتِ موجزہ پر اکتفاء کروں گا امید ہے کہ عنقریب بسلسلہ ''باب التفسیر'' ایک مستقل مضمون اس موضوع پر لکھ سکوں۔

مَاوَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَ نَا (آباواجداد کی تقلید)

تمام خصوصیات میں سے اس جماعت کا ایک خاصہ یہ ہے کہ جب کبھی اولیاء اللہ اسے برائیوں اور معصیتوں سے روکتے ہیں تو وہ کہتے ہے کہ:

وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَ نَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (الاعراف: ٢٨)

''ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریقہ پر پایا، اور اسی کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ اس کے جواب میں ان گمراہوں سے کہہ دو کہ اللہ نے کبھی بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے بندوں کو برائیوں اور فواحش کا حکم نہیں دیا۔ کیا تم اللہ کی نسبت وہ باتیں کہتے ہو جنہیں تم نہیں جانتے؟"

آخرت کا خسارہ

اولیاء الشیطان کی ایک بڑی علامت یہ بھی ہے کہ کامیابی وفلاح انہیں نصیب نہ ہوگی اور عاقبت کار گھاٹے ٹوٹے ہی میں رہیں گے:

وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ (النسآء: ۱۱۹، ۱۲۰)

"اور جس شخص نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا دوست بنایا تو یقیناً بڑے ہی سخت گھاٹے ٹوٹے میں پڑا شیطان اپنے دوستوں اور پجاریوں سے طرح طرح کے وعدے کرتا اور بڑی بڑی امیدیں دلاتا ہے لیکن جان رکھو کہ شیطان جو کچھ وعدے کرتا ہے ان میں دھوکے اور فریب کے سوا کچھ نہیں۔"

تخویفِ شیطانی

شیطان اپنے ولیوں اور پجاریوں کے ذریعہ اللہ کے ولیوں اور پرستاروں کو ہمیشہ ڈراتا اور دھمکاتا رہتا ہے۔ مگر مومنوں کے لئے کوئی خوف نہیں:

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (ال عمران: ۱۷۵)

"بیشک یہ شیطان تھا جس کا قاعدہ ہے کہ اللہ کے دوستوں کو اپنے دوستوں کی جماعت کا ڈراؤ دکھلاتا ہے۔ مگر اے مسلمانو! تم اس سے ذرا بھی نہ ڈرنا اگر تم سچے مسلمان ہو تو بس ہماری ہی حکومت کا خوف کرو۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یُخرِجُونَھُم مِّنَ النُّورِ اِلَی الظُّلُمَاتِ (ظلمت سے نور کی طرف)

ایک بہت بڑا فرقِ حالت یہ بھی ہے کہ ''اولیاء اللہ'' ایسے عہد میں ہوتے ہیں جبکہ حق اور سچائی محدود، مگر باطل اور فساد عام ہوتا ہے اور گمراہی کی تاریکی اس طرح پھیل جاتی ہے کہ کوئی گوشہ بھی پوری طرح روشن ومنور نہیں ہوتا۔ ایسی ہی سوسائٹی اور اسی طرح کے گردو پیش میں وہ پرورش پاتے ہیں اور انہی خیالات و اعتقادات کو آنکھیں کھول کر ہر طرف دیکھتے ہیں۔ ان کے سامنے جو کچھ ہوتا ہے وہ بھی یکسر گمراہی ہوتی ہے، ان کے کان جو کچھ سنتے ہیں اس میں بھی ضلالت ہی کی صدا اٹھتی ہے اور دماغ وفکر جو کچھ سوچتا ہے اس کا سامان بھی سرتا سر گمراہی و باطل ہی کے واسطے سے میسر آتا ہے۔

لیکن جب کہ وہ اس طرح چاروں طرف پھیلی ہوئی اندھیاری میں گھرے ہوتے ہیں تو یکا یک اللہ کا ہاتھ چمکتا ہے اور انہیں گمراہی سے نکال کر حق وہدایت کے اجالے میں لے آتا ہے۔ ان کی ہدایت کی مثال بالکل ایسی ہوتی ہے جیسے کوئی معذور آدمی اندھیری رات میں ٹھوکروں سے قریب اور غاروں کے کنارے کھڑا ہو اور اندھوں کی طرح دیکھنے اور چلنے سے معذور ہو گیا ہو۔ اتنے میں ایک واقفِ راہ اور باخبر ہاتھ ظاہر ہو کر اس کا ہاتھ تھام لے اور ٹھوکروں سے بچاتے ہوئے اور گڑھوں اور غاروں سے نگرانی کرتے ہوئے ایک سیدھی اور محفوظ شاہراہ سے منزلِ مقصود تک پہنچا دے۔

یا یوں سمجھنا چاہئے کہ جبکہ گمراہی اور باطل پرستی کی رات آنکھوں کو اندھا اور بصارت کو بے فائدہ کر دیتی ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کے لئے ہدایت کا سورج چمکا دیتا ہے اور ان کے دلوں کا اس کی روشنی کے اخذ و انعکاس کے لئے انشراح کر دیتا ہے۔

لیکن جو لوگ قوائے الٰہیہ کی جگہ قوائے شیطانیہ کو اپنا مولیٰ و آقا بناتے ہیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیطان کے عاشقوں اور پیار کرنے والوں کے جرگے میں شامل ہو جاتے ہیں، سوان کی حالت ان لوگوں سے بالکل برعکس ہوتی ہے۔ پہلی جماعت تاریکی سے نکل کر روشنی میں آتی ہے۔ پر یہ جماعت روشنی سے نکال کر تاریکی میں ڈالی جاتی ہے۔ پہلی جماعت کی اصلی اور ابتدائی حالت تاریک ہوتی ہے مگر اللہ انہیں سعادت وہدایت کی نورانیت میں نکال لاتا ہے۔ دوسری جماعت کے لئے ابتدا میں تو ہدایت وسعادت موجود ہوتی ہے لیکن بعد میں شیطان سعادت سے نکال کر شقاوت میں دھکیل دیتا ہے، چنانچہ سورۂ بقرہ کی آیت کریمہ اوپر گزر چکی ہے، اس کے لفظوں پر غور کرو:

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔــهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ (البقرة:۲۵۷)

''اللہ مومنوں کا دوست اور ولی ہے، وہ انہیں تاریکی سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے، مگر جن لوگوں نے راہِ کفر اختیار کی، ان کے دوست طاغوت ہیں جو انہیں روشنی سے نکال کر شیطان کی اندھیاری میں ڈال دیتے ہیں۔''

بُعد المشرقین

اولیاء اللہ کی نسبت کہا کہ: ''يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ''

''وہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے''

اور اولیاء الشیطان کے لئے کہا: ''يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ''

''وہ انہیں روشنی سے نکال کر تاریکیوں میں ڈال دیتے ہیں''

وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ (غلط فہمی)

ایک علامت ان کی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے زُعمِ باطل میں اپنے آپ کو حق و ہدایت پر سمجھتے ہیں۔ اس کا انہیں بڑا دعویٰ ہوتا ہے اور بڑا ہی گھمنڈ، حالانکہ وہ ہدایت سے اس قدر دور ہوتے ہیں جس قدر باوجود اتصال کے روشنی سے تاریکی:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۝ (الاعراف: ۳۰)

"انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانی قوتوں کو اپنا دوست بنا لیا ہے۔ اس لئے وہ اس زُعمِ باطل میں گرفتار ہیں کہ وہی راہِ ہدایت پر ہیں۔"

وحی شیطانی

شیاطین ہمیشہ اپنے اولیاء پر وحی کرتے رہتے ہیں تا کہ اللہ کے دوستوں سے شیطانی الہامات کے مطابق بحث وجدل کر سکیں اور انہیں اللہ کی بادشاہت سے نکال کر شیطانی حکومتوں میں داخل ہونے کی ترغیب دیں:

وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ۝ (الانعام: ۱۲۱)

"اور شیاطین اپنے ولیوں کی طرف وحی کرتے رہتے ہیں تا کہ وہ تمہارے ساتھ شیطانی القاء کے بموجب بحث وجدل کریں، لیکن اگر تم نے ان کی باتوں کی اطاعت کر لی تو جان رکھو کہ پھر تمہارا شمار بھی مشرکوں میں ہوگا۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حزب اللہ و حزب الشیطان

دوسری اصطلاحِ قرآنی

قرآن کریم ان دو جماعتوں کو ایک دوسری اصطلاح سے بھی موسوم کرتا ہے۔ سورہ مائدہ میں مسلمانوں کو اس سے منع کیا ہے کہ اللہ اور اس کی شریعت کے مقابلے میں یہود و نصاریٰ کو اپنا ولی بنائیں:

لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ؕ (المآئدة: ۵۱)

''مسلمانو! تم قومِ یہود اور نصاریٰ کو ہرگز اپنا ولی (دوست) نہ بناؤ۔''

اس کے بعد فرمایا ہے کہ اگر لوگ اللہ کی دوستی کی راہ چھوڑ کر الگ ہو جائیں تو اسلام کے کاموں کا کچھ بھی نقصان نہ ہوگا۔ اللہ ایک دوسری جماعت سچے مومنوں اور اپنے دوستوں کی پیدا کر دے گا، جن کی ولایتِ الٰہی اور محبتِ ربانی یہاں تک بڑھی ہوگی کہ وہ اللہ کے چاہنے والے ہوں گے اور اللہ ان سے پیار کرے گا۔ ''يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ'' پھر کہا کہ:

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ (المآئدة: ۵۵، ۵۶)

''مسلمانو! تمہارا دوست اللہ اور اس کا رسول ہے اور وہ مومن جو ایمان لا چکے ہیں، صلوٰۃِ الٰہی کو دنیا میں قائم کرتے ہیں جو اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اور جو ہر وقت اللہ اور اس کے حکموں کے آگے جھکے رہتے ہیں۔ پس جو شخص اللہ، اس کے رسول اور مومنوں کا دوست و ولی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر رہے گا، وہ ''حزب اللہ'' میں سے ہے اور یقین کرو کہ ''حزب اللہ''
ہی کے لوگ غالب ہونے والے ہیں!''

لسان اللہ (کلام اللہ کی گواہی)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ کے ولی اور اس کے دوست ہیں، ان کا ایک نام لسان اللہ الحکیم میں ''حزب اللہ'' بھی ہے ''حزب'' کہتے ہیں گروہ اور جماعت کو۔ حزب اللہ سے مقصود وہ لوگ ہوئے جو اللہ کی جماعت ہیں۔ چنانچہ سورہ حشر میں فرمایا کہ جو لوگ اللہ کی محبت میں دنیا کے تمام رشتوں کی کچھ پرواہ نہ کریں، حتی کہ ماں باپ اور عزیز و اقربا کی محبت اور دامن گیری کو بھی ہیچ سمجھیں، اور اللہ کی پکار جب ان کے کانوں میں پڑ جائے تو سب کو چھوڑ چھاڑ کر اسی کی طرف دوڑ جائیں تو ایسے لوگ ''حزب اللہ'' ہیں:

اُولٰٓئِکَ حِزۡبُ اللّٰہِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰہِ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝

(المجادلة:۲۲)

''یہی لوگ ''حزب اللہ'' ہیں۔ سن رکھو یقیناً حزب اللہ ہی کے افراد فلاح پانے والے ہیں۔''

جس طرح اولیاءاللہ کا نام یا ایک درجہ ''حزب اللہ'' ہے، اسی طرح اولیاء الشیطان کا نام ''حزب الشیطان'' ہے

اِسۡتَحۡوَذَ عَلَیۡہِمُ الشَّیۡطٰنُ فَاَنۡسٰہُمۡ ذِکۡرَ اللّٰہِ ؕ اُولٰٓئِکَ حِزۡبُ الشَّیۡطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ الشَّیۡطٰنِ ہُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ۝ (المجادلة: ۱۹)

''شیطان اور اس کی قوتیں ان پر مسلط ہوگئی ہیں۔ پس انہوں نے رب کے ذکر اور رشتے کو فراموش کر دیا ہے۔ یہی لوگ ''حزب الشیطان'' ہیں اور جان رکھو کہ حزب الشیطان کے لئے آخر کار نقصان اور خسارہ ہی ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصحابُ النّار واصحابُ الجنّۃ

(اہلِ دوزخ اور اہلِ جنت)

تیسری اصطلاحِ قرآنی

یہی وہ دو جماعتیں ہیں جن کو صدہا مقامات میں ''اصحاب النار'' اور ''اصحاب الجنۃ'' کے لقب سے بھی یاد کیا گیا ہے اور ان کے اعمال وخواص کی جا بجا توضیح کی گئی ہے۔ چنانچہ سورہ بقرہ والی آیت کو ایک بار پھر پڑھو اور اس کے بقیہ ٹکڑے کے الفاظ پر غور کرو:

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـءُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (البقرۃ : ۲۵۷)

''اور جن لوگوں نے راہِ کفر اختیار کی، سو ان کے اولیاء طاغوت ہیں جو انہیں نور وہدایت سے نکال کر ظلمات وضلالت میں مبتلا کر دیتے ہیں یہ لوگ ''اصحاب النار'' ہیں اور ہمیشہ دوزخی عذابوں میں رہیں گے۔''

اس آیہ کریمہ سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں کے اولیاء وسردار ''طاغوت'' ہوں (اور ''طاغوت'' سے مراد یہی شیطان اور اس کے جانشین ہی ہیں)، تو ایسے لوگ ''اصحاب النار'' ہیں، کیونکہ ان کی زندگی ہمیشہ آگ میں جلتے رہنے کے اور سوختنی ہوگی۔ روح کی راحت اور دل کا سکھ انہیں نصیب نہ ہوگا۔

اس سے پہلے ایک آیت گزر چکی ہے جس میں اولیاء اللہ کی نسبت فرمایا کہ:

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ○ (حٰمٓ السجدة: ۳۰)

''اُن پر فرشتے نازل ہو کر کہہ دیتے ہیں کہ خوف وغم نہ رکھو تمہیں اس جنت کی بشارت دیتے ہیں جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔''

اس آیہ کریمہ میں خاص طور پر اولیاء اللہ کو ''جنت'' کی بشارت دی گئی ہے پس فی الحقیقت وہی ''اصحاب الجنۃ'' بھی ہیں، کیونکہ ان کی حیات دنیوی ودینی، جسمی وروحی، ظاہری ومعنوی، ہر حال وعہد ودور میں کامیابیوں، فتح مندیوں، آرام وراحت، نعائم ولذائذ اور عیش ونشاط کی زندگی ہوگی۔

اعمال وخصائص

سورہ یونس میں ''اصحاب الجنۃ'' اور ''اصحاب النار'' کی تعریف پوری وضاحت کے ساتھ بتلادی ہے اور یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ دونوں جماعتوں کے اعمال کیسے ہوتے ہیں؟ اور کن نتائج کی بنا پر ایک کو جنت والوں کی اور ایک کو نار والوں کی زندگی ملتی ہے؟

لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَ زِیَادَةٌ ؕ وَلَا یَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (یونس: ۲۶)

''جن لوگوں نے دنیا میں اچھے اور بھلائی کے کام کیے انہیں نیک کاموں کے بدلے میں ویسی ہی بھلائی اور فلاح ملے گی بلکہ ان کے حق سے بھی زیادہ ملے گی، ان کو کبھی بھی ناکامی کا غم، شکست کی رسوائی اور نامرادی وتذلل کی ذلت پیش نہ آئے گی۔ یہی لوگ ''اصحاب الجنۃ'' ہیں جو ہمیشہ بہشتی زندگی میں رہیں گے۔''

اس کے بعد دوسرے گروہ کی حالت بتلائی ہے (جو پہلے گروہ کے مقابلے میں بالکل اس کی ضد واقع ہوا ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِیْنَ کَسَبُوا السَّیِّاٰتِ جَزَآءُ سَیِّئَۃٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَالَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ کَاَنَّمَآ اُغْشِیَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّیْلِ مُظْلِمًا اُولٰٓئِکَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَ ○ (یونس: ۲۷)

''اور جن لوگوں نے دنیا کے کاموں میں برائی حاصل کی اور بدی کا راستہ اختیار کیا، تو یہ ظاہر ہے کہ فطرتِ الٰہی برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی سے دے گی۔ ذلت اور نامرادی سے ان کے چہرے ایسے کالے پڑ جائیں گے گویا رات کی چادرِ ظلمت کا ایک ٹکڑا پھاڑ کر اُن کے چہروں پر ڈال دیا گیا ہے۔ اللہ کے اس عذاب سے انہیں کوئی نہیں بچا سکتا۔ یہی لوگ ''اصحاب النار'' ہیں جن کے لئے ہمیشہ دوزخی زندگی ہوگی۔''

ان دو آیتوں کی اگر اپنے مزاج کے مطابق تفسیر کروں تو ایک مستقل کتاب بن جائے۔ اسلامی تعلیم کی حقیقت اور قرآن حکیم کے اصولِ درسِ حقائق و معارف کا ایک بحرِ ذخار ہے جو ان دو چار جملوں کے اندر بند کر دیا گیا ہے۔

خِتَامُهٗ مِسْکٌ وَفِیْ ذٰلِکَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ○

(المطففین: ۲۶)

''مشک سے سربستہ ہے اور چاہئے کہ رغبت کرنے والے اس کی طرف رغبت کریں۔''

ثواب و عذاب کی حقیقت، نتائجِ افعال اور مکافاتِ عمل کے فطری اور طبیعی اصول کی تشریح، مذہب و اخلاق کی اساساتِ اصلیہ اور امتیازاتِ عملیہ، قانونِ تعالیٰ و تسفل بشری کے مبادی حقائق اصحابِ جنت اور اربابِ نار کی قدرتی تقسیم، فطرت کا قانونِ عمل بالمثل اور انسان کے لئے راہِ سعادت و ہدایت کی کلی اور اصولی تعلیم، غرضیکہ شریعت و اخلاق اور حکمت و تعلیم کی کوئی اصولی بحث ایسی نہیں ہے جو ان دو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیتوں پر متفق نہ ہوتی ہو اور ان کی طرف ایک واضح و بیّن اشارہ ان میں نہ کر دیا گیا ہو۔ جب تک تفسیر القرآن کی تحریر و توزیع کا مستقل انتظام نہ ہو، ضمنی طور پر یہ چیزیں بیان میں نہیں آ سکتیں۔

اصل مبحث

ان آیات کے درج کرنے سے مقصود یہ ہے کہ ''اصحاب الجنت'' اور ''اصحاب النار'' کی کھلی کھلی تقسیم کر کے ان کے کاموں اور کاموں کے نتائج کو صاف صاف بتلا دیا جائے۔ پس یہ دو آیتیں میری بحث و استدلال کی اصل و اساس ہیں۔ ان سے واضح ہو گیا کہ دونوں گروہ بالمقابل اور بالضد واقع ہوئے ہیں ایک کے لئے کامیابی، فتح و مراد اور فوز و فلاح ہے اور ذلت و رسوائی سے ہمیشہ محفوظ ہے۔ دوسرے کے لئے شرمندگی، خجالت، ناکامی اور ہمیشہ آگ میں سوکھی لکڑی اور خشک پتوں کی طرح جلنے کا عذابِ الیم ہے۔

شناخت

دونوں جماعتوں کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ ''اصحاب الجنۃ'' ہمیشہ کامیاب و فتح مند ہوں گے اور ''اصحاب النار'' کے حصے میں ہمیشہ عاقبت کار اور انجامِ امور کا خسران و نقصان آئے گا:

لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ (الحشر: ۲۰)

''اصحاب الجنۃ'' اور ''اصحاب النار'' اپنے کاموں اور ان کے نتیجوں میں ایک طرح نہیں ہو سکتے۔ ''اصحاب الجنۃ'' ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔''

دوسرے القاب

موقع تفصیل کا نہیں۔ قریباً ۸۰ مقامات پر ''اصحاب النار'' اور ''اصحاب الجنۃ''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اعمال و علائم اور آثار و نتائج بہ تفصیل بیان کیے گئے ہیں۔ پھر ان جماعتوں کے بھی مختلف مدارج ہیں اور اسی بناء پر ''اصحاب النار'' کو ''اصحاب الجحیم'' اور ''اصحاب السعیر'' بھی کہا گیا ہے۔ مگر میں بحث کو طول نہ دوں گا۔

تمام آیتوں کے جمع کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ نفوسِ مومنہ و صالحہ جو ''اعتقادِ حق'' اور ''عملِ صالح'' کے ساتھ متصف ہیں اور جنہوں نے اللہ کے رشتے اور تعلق کے آگے تمام باطل اور خبیث قوتوں کے رشتوں کو توڑ ڈالا ہے اور اس کی بخشی ہوئی قوتوں کو اسی کے بتلائے ہوئے صالح اور صحیح کاموں میں خرچ کرتے ہیں سو ایسے تمام لوگ اصحاب الجنۃ میں داخل ہیں: ''هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ'' ہمیشہ ہر طرح کی کامیابیاں اور خوبیاں انہی کے لئے ہیں۔ لیکن جو لوگ اعتقادِ حق اور عملِ صالح سے محروم ہیں اور اللہ کے تاج وتختِ قدوس سے باغی ہو گئے ہیں، خواہ کسی بھیس اور کیسے ہی روپ میں ہوں، وہ سب کے سب ''اصحاب النار'' میں داخل ہیں۔ ان کے تمام کاموں کے لئے آگ کی تپش اور سوختنی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ جنگل کی سوکھی لکڑی اور درختوں کے خشک پتے جس طرح بھڑکتے ہوئے شعلوں میں جلتے ہیں، ٹھیک ٹھیک اسی طرح وہ بھی جلیں گے!

بعض اہم مباحث

لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ ۖ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○

(یونس: ۲۶)

''جن لوگوں نے دنیا میں نیک کام کیے۔ انہیں نیک کاموں کے عوض ویسی ہی فلاح ملے گی۔ بلکہ ان کے حق سے زیادہ ان کو ناکامی و نامرادی کی ذلت پیش نہ آئے گی۔ یہی لوگ ''اصحاب الجنۃ'' ہیں اور ہمیشہ بہشتی زندگی میں رہیں گے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معانی

اس آیت میں ''وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ'' کا لفظ آیا ہے ''قَتَرٌ'' کے معنی تاریک غبار کے ہیں۔ چہرے کی سیاہی اور دھوئیں کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔ کم کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔

''ذلّہ'' خضوع و انکسار اور انتہا درجہ کی عاجزی اور اپنے تئیں حقیر کرنے کو کہتے ہیں۔

پس آیت کا لفظی ترجمہ یہ ہوا کہ جو لوگ اصحاب الجنت ہیں ''ان کے چہروں پر سیاہی اور ذلت کبھی نہ چھائے گی'' حاصل مطلب یہ ہے کہ کبھی ان کی حالت ایسی نہ ہوگی جو رسوائی، حقارت، مایوسی اور شکستگی کی ہو۔ ہر طرح کی انسانی اور قومی ذلتیں اس میں داخل ہیں۔ سب سے بڑی ذلت محکومی و غلامی ہے جو کبھی اللہ اپنے دوستوں اور مومنوں کے لئے پسند نہیں کر سکتا بشرطیکہ اس کے سچے مومن ہوں۔

دوسری آیت میں ''اصحاب النار'' کے لئے فرمایا کہ:

تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ''ذلت و نامرادی ان پر چھا جائے گی۔''

اور کہا کہ:

كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ (یونس:۲۷)

''گویا کہ رات کی چادر ظلمت کا ایک ٹکڑا اپھاڑ کر ان کے چہروں پر ڈال دیا گیا ہے۔''

''قطع'' بفتح الطا ''قطعۃ'' کی جمع ہے۔ ایک قرأت میں بسکونِ طاء بھی آیا ہے ''قطع'' کے معنی ایک ٹکڑے اور حصے کے ہیں۔ اس کے لئے اس آیت میں قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ کا ترجمہ ''رات کا ایک ٹکڑا'' ہوگا۔ (قال ابن السکیت: القطعة طائفة من اللّیل) اسی لئے ہم نے ترجمہ میں ''رات کی چادرِ ظلمت کا ایک ٹکڑا'' لکھا ہے۔

مقصود یہ ہے کہ ''ان کے چہرے شدتِ ذلت و ناکامی اور شکست و مایوسی سے ایسے کالے کلوٹے ہو جائیں گے گویا رات کی اندھیاری ان کے منہ پر چھا گئی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان وگمراہی

اس تشبیہ کی اصل یہ ہے کہ قرآنِ حکیم نے ہر جگہ ایمان کو ''روشنی ونور'' اور ضلالت وکفر کو ''تاریکی وظلمت'' قرار دیا ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ ۝ (المآئدة:۱۵)

''بے شک تمہارے پاس اللہ کے ہاں سے ہدایت اور کھلی کتاب آ گئی۔''

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ؕ (النور:۳۵)

''اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمین کو نور یا ہدایت دینے والا ہے۔''

وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝ (النور:۴۰)

''جسے اللہ تعالیٰ ہدایت نہ دے وہ ہدایت یاب نہیں ہوسکتا۔''

هُوَ الَّذِیْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ (الحدید:۹)

''اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہے جس نے اپنے رسول پر اپنی واضح آیات نازل کیں تاکہ تمہیں گمراہی سے نکال کر ہدایت میں لے آئے۔''

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ (الانعام:۱)

''سب تعریف اسی ذات پاک کے لئے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور ہدایت وگمراہی دکھادی۔''

نورانیت کی شمع

اس آیت میں ''اصحاب النار'' کی نسبت کہا کہ ان کے چہرے تاریک ہونگے۔ یہ ٹھیک ٹھیک اس حالتِ ایمانی واسلامی کی ضد ہے جو دوسری جگہ مومنوں کے لئے فرمائی ہے۔ یعنی ان کے ایمان واعمالِ حسنہ کی روشنی ونورانیت کی شمع ان کے سامنے روشن رہے گی:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا

(التحریم:۸)

''وہ عاقبت کار اور ظہورِ نتائج کا وقت کہ اللہ اس دن اپنے نبی کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں، کبھی شرمندہ و رسوا نہ کرے گا۔ ان کا نور ان کے آگے اور ان کی داہنی طرف ساتھ ساتھ چلے گا اور وہ اللہ سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار ہمارے اس نور کو کامل کر دے اور آخر تک قائم رکھ۔''

نور و ظلمت کی مثال

اسی طرح سورہ حدید میں ایمان و کفر اور مومنین و منافقین کی تقسیم کے نور ظلمت ہی کی مثال دی ہے:

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ (الحدید:۱۲)

''اس دن تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے ساتھ ساتھ چل رہا ہوگا اور ان سے کہا جائے گا کہ آج کے دن تمہارے لئے فتح و مراد کی بشارت ہے۔''

لیکن منافقین و مضلین اس ''نور'' سے محروم ہونگے اور نہایت حسرت کے ساتھ مومنوں کی حالت دیکھیں گے۔ اس کی مثال یوں فرمائی:

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ (الحدید:۱۳)

''اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گی کہ ذرا ہمارا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتظار کرو کہ ہم بھی تمہارے اس نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں مگر ان سے کہا جائے گا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ آگے مت بڑھو، پیچھے ہٹو اور کوئی اور روشنی تلاش کرو۔"

اندلس کے ایک شاعر نے اپنے نقاب پوش خلیفہ کو مخاطب کر کے اس آیت کو نظم کر دیا تھا:

انظرونا نقتبس من نور کم

ان ھذا نور رب العالمین!

(ہمارا انتظار کرو ہم تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں کہا جائے گا کہ بے شک یہ تو رب العالمین کا نور ہے)

بہر حال اس "نور" سے مراد وہ الٰہی روشنی ہے جو "اولیاء اللہ" اور "اصحاب الجنۃ" کو اپنے اعمالِ صالحہ کے نتائج سے حاصل ہوتی ہے اور ان کے تمام اعمال و افعال کو ضلالت کی تاریکی سے پاک کر دیتی ہے۔ اس کا ساتھ ساتھ چلنا اس طرف اشارہ ہے کہ جس آدمی کے ساتھ اندھیری رات میں روشنی ہو اور وہ اس کے ساتھ اس طرح کر دی جائے کہ جہاں جائے ایک مشعل راہ دکھلاتی اس کے آگے آگے ہو، تو وہ کبھی ٹھوکر نہیں کھائے گا اور نہ کبھی بھٹکے گا۔

اسی طرح سچے مومنوں اور اللہ کے پرستاروں کے لئے ہدایت وسعادت کی ایک مشعل روشن ہو جاتی ہے جو ہمیشہ ان کے ساتھ رہتی ہے اور جہاں جائیں ان کے ساتھ ساتھ حرکت کرتی ہے۔ نہ تو کبھی ان پر تاریکی چھا سکتی ہے اور نہ ان کے لئے ٹھوکر اور گمراہی ہے۔

پس اس آیت سے "اصحاب النار" کی نسبت جو یہ کہا ہے کہ ان کے چہروں پر تاریکی چھا جائے گی تو یہ ٹھیک "اصحاب الجنۃ" کی اس حالت کے مقابلے میں ہے جو پچھلی آیتوں میں بیان کی گئی ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ (التحریم:۸)

''ان کا نوران کے آگے آگے اوران کے ساتھ ساتھ چل رہا ہوگا۔''

نیک اعمال کا اجر

آیت متذکرہ متن کے متعلق ایک اور نکتہ بھی قابلِ درس وفہم ہے جس پر توجہ دلائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ فرمایا کہ:

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ (یونس:۲۶)

''جن لوگوں نے نیکی اور بھلائی کے کام کئے انہیں ویسا نیک اجر ملے گا بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ۔''

یعنی جس قدر عمدہ کام کئے ہیں ان کے مطابق تو نتائج حاصل ہوں گے لیکن اس کے علاوہ بطور لطف ومرحمت کے بھی بہت کچھ عطا کیا جائے گا۔

بُرائی کی سزا

اس آیتِ کریمہ میں نیکی کے بدلے نیکی کی مقدار سے کہیں زیادہ معاوضہ ملنے کی بشارت دی ہے، لیکن دوسری آیت میں جب برائی اور بدعملی کا ذکر کیا ہے تو وہاں صرف اسی قدر ہے:

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا (یونس:۲۷)

''جن لوگوں نے برائی حاصل کی تو جیسی برائی کی، ویسا ہی اسکا بدلہ بھی پائیں گے۔''

یہاں ''زیادۃ'' نہیں کہا بلکہ ''مِثْلِهَا'' کا لفظ کہا جس سے ثابت ہوا کہ نیکی کا بدلہ نیکی کی مقدار سے زیادہ ملے گا۔ پر بدی کے لئے اتنی ہی سزا ہوگی جتنی کہ بدی کی گئی ہے، اسی قسم کی ہوگی جس قسم کی وہ بدی تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدالتِ الٰہی

اللہ کی عدالتِ حقہ کا یہی اصولِ لطف و مرحمت ہے، وہ نیکی کے معاوضے میں فیاض و رحیم ہے، لیکن بدی کی سزا دینے میں صرف عادل۔ اگر ثواب کی طرح عذاب میں بھی ''زیادتی'' کا اصول عمل میں آتا تو نامعلوم اس معصیت سرائے عالم کا کیا حال ہوتا؟ شاید ایک ہستی بھی زمین پر باقی نہ رہتی۔ قال سبحانہ وتعالیٰ:

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّ لٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى (النحل: ٦١)

اور اگر اللہ انسان کو ان کے ظلم و گناہ پر پورا پورا پکڑتا اور سزا دیتا تو زمین پر ایک حیوان بھی باقی نہ رہتا اور اپنی بداعمالیوں کی پاداش میں سب کے سب برباد و ہلاک ہو جاتے۔ لیکن وہ عفو و درگزر سے کام لیتا ہے اور ان کے معاملے کو چھوڑ دیتا ہے، یہاں تک کہ ان کے کاموں کے قدرتی نتائج کے ظہور کا وقت آ جائے اور وہی سزا ان کیلئے بس کرتی ہے۔

قرآن حکیم میں دوسری جگہ اسے کھول کر بالکل واضح کر دیا ہے:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا (الانعام: ١٦٠)

جو شخص نیکی اور بھلائی کے ساتھ ہمارے سامنے آئے گا تو اس کا بدلہ دس گنا زیادہ ملے گا اور جو بدی لے کر آئے گا تو اس کے لئے کچھ زیادتی نہ ہوگی، بلکہ ٹھیک اتنی ہی سزا پائے گا جتنی کہ اس نے بدی کی ہے۔

اس طرح سورہ نمل اور قصص میں کہا:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا (النمل: ٨٩)

جو شخص نیکی اور بھلائی کے ساتھ ہمارے سامنے آئے گا تو اس کا بدلہ اس سے کہیں بہتر دیا جائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داہنے ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے

چوتھی اصطلاحِ قرآنی

پھر ایک اور تقسیم بھی ہے جو ان دو جماعتوں کے متعلق قرآن حکیم میں نظر آتی ہے۔ بعض خاص حالات و خصائص کی بناء پر انہیں ''اصحاب المیمنہ'' اور ''اصحاب المشئمہ'' کے ناموں سے بھی موسوم کیا گیا ہے، یعنی داہنی جانب کی جماعت اور بائیں جانب کا گروہ:

فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ لا مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ لا مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ (الواقعة: ۸تا ۱۲)

''اصحاب المیمنہ اور ''اصحاب المیمنہ'' کے مدارج کا کیا کہنا کہ بڑے ہی عالی مرتبہ ہیں اور اصحاب المشئمہ اور اصحاب المشئمہ کی بدبختیوں کو کیا کہیے کہ ان کی کوئی حد و انتہا نہیں! اور پھر ''سابقون السابقون'' کہ درگارِ الٰہی کے وہی مقرب بندے ہیں!''

یہاں تین جماعتوں کا ذکر کیا ہے۔ پہلی دو جماعتیں ''اصحاب المیمنہ'' اور ''اصحاب المشئمہ'' اور تیسری ''السابقون السابقون'' چنانچہ ان سے پہلے کہہ دیا ہے کہ: وَكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً. (الواقعة: ۷)

''والسابقون السابقون''

والسابقون السابقون سے وہی لوگ مراد ہیں جن کی نسبت سورۂ انبیاء میں فرمایا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى لا اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝ (الانبیآء: ۱۰۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس جماعت کا حال میں یہاں نہیں لکھوں گا۔ مقصود صرف پہلی دو جماعتیں ہیں ان جماعتوں کے اعمال و خصائص کی تشریح یہاں تو نہیں کی گئی، لیکن سورہ بلد میں صاف صاف بتلا دیا ہے:

''عقبہ'' سے مراد

وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الْعَقَبَةُ ؁ فَكُّ رَقَبَةٍ ؀ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ؀ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ؀ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ؀ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ؀ '' (البلد: ۱۲ تا ۱۸)

''تم سمجھے کہ ہم نے جو یہاں ''عقبہ'' کا لفظ کہا ہے سو اس سے کیا مقصود ہے؟ ''عقبہ'' سے مراد یہ ہے کہ انسان کی گردن کو غلامی کے پھندے سے چھڑا دینا، بھوکوں کو کھلانا اور یتیم کی (علی الخصوص جبکہ اپنے قریبی لوگوں میں سے ہو) اور محتاج و مسکین کی مدد کرنا۔ پس جو انسان کہ اپنی بڑائی کا مدعی ہے، اسے چاہئے تھا کہ اس آزمائشی گھاٹی کی منزل سے گزرتا اور اس کے علاوہ اس جماعت کے لوگوں میں سے ہوتا جو اللہ پر ایمان لائے ہیں اور ایک دوسرے کو صبر و برداشت کی اور باہم مرحمت کی وصیت کرتے ہیں، یہی لوگ ''اصحاب المیمنہ'' ہیں۔''

اس کے بعد دوسرے گروہ کے کاموں اور نتائج کی تعریف بیان کی:

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْــَٔــمَةِ ؀ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ؀ (البلد: ۱۹، ۲۰)

''مگر جن لوگوں نے ہماری نشانیوں کو، ہماری تعلیمات کو ہمارے احکام کو اور ہماری بھیجی ہوئی ہدایت کو، قول سے اور عمل سے جھٹلایا تو وہ لوگ ''اصحاب المشئمہ'' ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدایت وضلالت کی منازل

ان آیات سے پہلے انسان کی خلقت کے ضعف اور پھر نفس وہوٰی کی ابلیسانہ گمراہی کا ذکر کر کے غافل انسانوں کو ملامت کی ہے اور کہا ہے، اللہ نے انسان کے آگے ہدایت و ضلالت، دونوں راہیں کھول دی ہیں۔ اسے دیکھنے، سوچنے، امتیاز کرنے کے لئے عقل وتمیز بھی دی ہے۔ پس باوجود اس کے یہ کیسی شقاوت ہے کہ ہدایت کی راہ چھوڑ کر ضلالت کا راستہ اختیار کیا جائے اور اللہ کی آیات و بصائر سے بالکل آنکھیں بند کر لی جائیں! اس کے بعد فرمایا ہے کہ اس گمراہ انسان کو دیکھو جو بڑے بڑے دعوے اور گھمنڈ کی باتیں کرتا ہے۔ پر آزمائش کی اس گھاٹی تک کو طے نہ کر سکا ہے جو انسان کی ہدایت کی پہلی منزل ہے۔ یہاں اصلی لفظ ''عقبہ'' کا آیا ہے۔ اس کے معنی دشوار گزار کام یا گھاٹی کے ہیں۔ چونکہ ''اصحاب المیمنہ'' کے کاموں میں دشوار اور مشکل امتحانات ہیں، اس لئے انہیں ''عقبہ'' کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔

سعادت کی منزلیں

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ''اصحاب المیمنہ'' کے کاموں کے دو درجے ہیں پہلا درجہ جو اس سفر میں بطور آزمائش کے ایک گھاٹی (عقبہ) کے ہے، وہ یہ ہے کہ بندگانِ الٰہی کو غلامی ومحکومی سے نکالنے کے لئے سعی کرنا اور ان کی گردنوں کو انسانوں کے تسلط وحکومت کے بوجھ سے آزاد کرانا، نیز اپنے مال کو مسکینوں، محتاجوں، اور یتیموں کے لئے خرچ کرنا اور بھوکوں کو افلاس وفقر کے زمانے میں کھانا کھلانا ہے۔

جب اس منزل سے گزر جائیں تو اس کے بعد دوسری منزل آتی ہے، جسے:

تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ (البلد:۱۷)

''ایک دوسرے کو صبر و برداشت اور باہم مرحمت کی وصیت کرتے ہیں۔''

سے تعبیر کیا ہے، اور یہی مقام ہے جسے سورہ عصر میں:

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ (العصر:۳)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ایک دوسرے کو حقانیت اور صبر وتحمل کی وصیت کرتے ہیں!"

کہا ہے۔ تمام وہ فضائل و اعمال جن کے لئے صرف قُویٰ، وتحملِ مصائب نظارۂ آلام اور ثبات و استقامت کی ضرورت ہے، مفہوم "صبر" میں داخل ہیں "مرحمہ" سے مقصود تمام اعمالِ حسنہ وفاضلہ ہیں۔ والقصّۃ بطولہا۔

"اصحاب المشئمہ" ان دونوں مقاموں سے محروم ہوتے ہیں۔ یہی ان کی علامت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصحابُ الیمین واصحابُ الشّمال

پانچویں اصطلاحِ قرآنی

''اصحاب المیمنہ'' کو ''اصحاب الیمین'' بھی کہا ہے، اور ''اصحاب المشئمہ'' کو ''اصحاب الشّمال'' کے نام سے بھی موسوم کیا ہے۔ دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے۔

چنانچہ سورۂ واقعہ میں ''اصحاب المیمنہ'' اور ''اصحاب المشئمہ'' کا ذکر آگے چل کر یوں کیا گیا:

وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۞ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۞ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۞ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۞ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۞ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۞ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۞

(الواقعۃ: ۲۷ تا ۳۳)

''اور اصحاب الیمین، کون ہیں اصحاب الیمین؟ وہ ہیں جو ایسے باغوں میں ہوں گے، جہاں بے خار بیریاں، تہہ بتہہ کیلے، لمبا سایہ، جھرنوں سے گرتا ہوا پانی اور کثرت سے میوے ہونگے، جو نہ تو ختم ہونے والے ہوں گے اور نہ ان سے کوئی روک ٹوک ہوگی۔''

یعنی کہ اصحاب الیمین کے لئے باغ و بہار کی دائمی خوشیاں اور نظارے ہیں، جو نہ تو کبھی روکے جاسکیں گے اور نہ کبھی ان کا سلسلہ ٹوٹے گا۔

پھر کہا کہ:

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۞ فِيْ سَمُوْمٍ وَّ حَمِيْمٍ ۞ وَّ ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۞ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا كَرِيْمٍ ۞ اِنَّهُمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿الواقعۃ: ۴۱ تا ۴۵﴾

''اور اصحاب الشمال، وہ ہیں اصحاب الشمال کہ ان کیلئے بادِ سموم اور کھولتا ہوا پانی ہوگا اور دھوئیں دار سایہ، نہ ٹھنڈک ہوگی نہ حرمت۔ یہ وہ لوگ ہیں جو پہلے آسودہ حال تھے مگر پاداشِ عمل میں ان کا یہ حال ہوگیا۔''

یعنی ''اصحاب الشمال'' وہ ہیں کہ ان کے لئے تپش و سوزش اور کھولتے ہوئے پانی کی سی گرمی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ پہلے بڑے آسودہ حال تھے مگر پاداشِ عمل میں ان کا یہ حال ہوگیا۔

پہلی آیت میں '' لَا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ '' اور دوسری میں ''اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ'' قابلِ غور ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعمال وخصائص

دعوۃ الی اللہ ودعوۃ الی الشیطان (دعوت رحمانی ودعوتِ شیطانی)

ایک اہم موضوع بحث ان دونوں جماعتوں کے خصائص واعمال، آثار ونتائج اورعوائد وعواقب کا ہے۔ چونکہ یہ دونوں جماعتیں ایک دوسرے کی ضد ہیں، اس لئے ان کے تمام کام بھی ایک دوسرے سے بالکل متضاد ومخالف واقع ہوئے ہیں۔

کثرتِ تضاد

قرآن حکیم نے اس کثرت سے ان کے متضاد ومتبائن خصائص واعمال کا جابجا ذکر کیا ہے کہ اگر ان سب کو یکجا کیا جائے تو اقلاً سو آیتیں ضروری ہو جائیں اور انسان کے اعمالِ ہدایت وضلالت کے متعلق عجیب عجیب اسرار ومعارف منکشف ہوں۔ مگر چونکہ اس مضمون میں یہ تمام تذکرہ ضمناً وتبعاً ہے نہ کہ اصلاً اس لئے صرف سرسری نظر سے کام لے رہا ہوں اور انہی امور کی طرف اشارہ کرتا ہوں، جن سے آگے چل کر اصل موضوع کے فہم و درس میں مدد ملے گی۔ شاید ایک مستقل مضمون ''اولیاء الرحمٰن واولیاء الشیطان'' کے عنوان سے بسلسلہ باب التفسیر لکھ کر اپنے تمام خیالات کو بہت جلد یکجا کرسکوں۔

بنیادی اختلاف

ایک سب سے بڑا نمایاں اور بنیادی اختلاف جو ان دونوں جماعتوں کے کاموں میں ہوتا ہے اور جس کو قرآنِ کریم نے ان کا امتیازی نشان قرار دیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ دونوں جماعتیں دنیا کو اپنے اپنے دوستوں اور محبوبوں کی طرف بلاتی اور دعوت دیتی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر ایک کی دعوت کا مرجع

اولیاء اللہ، اللہ کے دوست اور ساتھی ہیں، اس لئے وہ اپنی تمام قوتوں کو اللہ کی پکار بلند کرنے اور اس کی طرف انسانوں کو بلانے میں صرف کر دیتے ہیں، پر اولیاء الشیطان قوائے شیطانیہ کے پجاری اور والہ وشیفتہ ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کا جہاد اللہ کی جگہ شیطان کی راہ میں ہوتا ہے اور اسی کی طرف رب تعالیٰ کے بندوں کو دعوت دیتے اور پکارتے ہیں۔

قیامِ انسانیت کا سرچشمہ

اولیاء اللہ اور اصحاب الجنت کا مقصد اللہ کی بادشاہت اور اس کا کلمۂ علیا ہوتا ہے، پس وہ اللہ کے حکموں کا بیان کرتے اور اس کے پاک اور مقدس اوامر کے ترجمان ہوتے ہیں۔ اولیاء الشیطان کی چیخ وپکار اور جدو جہد کا مقصد شیطانی حکومت ہوتا ہے، پس وہ شیطان کے احکامِ مفسدہ کی اشاعت کرتے اور اس کے اوامرِ خبیثہ کے سفیر ہوتے ہیں۔

اسی لئے اولیاء اللہ کی دعوت دنیا کی اصلاح وفلاح وقیامِ انسانیتِ کاملہ ومدنیہ صحیحہ کا سرچشمہ ہے اور اولیاء الشیطان کی دعوت، شر وفساد، عدوان وطغیان، معاصی و فسوق اور تخریب انسانیہ ومدنیہ مفسدہ ورد یہ کا منبع!

اب دیکھو کہ اللہ کے احکام کیا ہیں اور شیطان کیا حکم دیتا ہے؟

حکمِ الٰہی

اللہ کا حکم یہ ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ (النحل:۹۰)

اللہ حکم دیتا ہے کہ عدل کرو اور تمام نیک باتوں اور ہر طرح کی راست

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بازیوں کو اختیار کرو اور اسی طرح روکتا ہے کہ ہر طرح کے فواحش اور ظلم و معصیت سے بچو!

شیطانی حکم

لیکن شیطان کا حکم اس کے بالکل متضاد ومخالف ہے، چنانچہ فرمایا:

لَاتَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ (النور: ۲۱)

''شیطانی وسوسوں کی پیروی مت کرو کیونکہ جو کوئی شیطانی وسوسوں کی پیروی کرتا ہے وہ فواحش اور ظلم وعصیان کا حکم دیتا ہے۔''

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

پس اللہ کا دوست اور ولی وہی ہوسکتا ہے جو اس کے حکم کا پیرو اور داعی ہو، اور اسی طرح شیطان کا ولی وہ ہے جو اس کے حکموں کی منادی کرے اللہ کا یہ حکم ہے کہ: '' يَـاْمُـرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ '' اس لئے اولیاء اللہ کی پہچان بھی یہی ہے کہ وہ '' اٰمِرُ بِـالْـمَـعْرُوْفِ وَنَاهِيْ عَنِ الْمُنْكَرِ '' ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ اللہ کے دوست، اس کے سفیر اور اس کے حکم کے خلیفہ ہیں اور سفیر وہی ہے جو اپنے بادشاہ کے حکموں کا ترجمان ہو۔ یہی سبب ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر جا بجا زور دیا گیا، اور اسے مومنوں کے تمام اعمالِ حسنہ کی بنیاد اور اساس بتلایا:

اَلَّـذِيْـنَ اِنْ مَّـكَّـنّٰـا هُـمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَـرُوْا بِـالْـمَـعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِـلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ؀ (الحج: ۴۱)

''وہ مسلمان کہ اگر ہم انہیں دنیا میں قائم کردیں، تو ان کا کام یہ ہوگا کہ صلوٰۃِ الٰہی کو قائم کردیں گے، اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کریں گے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر ان کی دعوت ہوگی اور تمام کاموں کا انجام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔"

تعلیماتِ اسلامیہ کا خلاصہ

اور یہی سبب ہے کہ سورۂ اعراف میں جہاں یہود و نصاریٰ کو خاص طور پر اسلام کی دعوت دی ہے وہاں حضرت ختم المرسلین ﷺ کے اہم اور نمایاں کام یہ بتلائے ہیں

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ ۫ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(الاعراف:۱۵۷)

"وہ لوگ کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ اور نبی امی ﷺ کی پیروی کی، جن کی بشارت ان کے پاس تورات و انجیل میں لکھی ہوئی موجود ہے، وہ رسول ﷺ اچھے کاموں کا حکم دیتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے، پاک چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا اور خبائث کو ان پر حرام کرتا ہے اور سخت حکموں کے جو بوجھ ان کے سروں پر تھے ان سے رہائی بخشتا اور غلامی و استبداد اور تقلیدِ اشخاص کے جو پھندے ان کے گلوں میں پڑے تھے، ان سے نجات دیتا ہے۔ پس جو لوگ اس پر ایمان لائے، اسکی حمایت کی اور اس کی نصرت کی راہ میں نکلے اور جو نورِ صداقت اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے (یعنی قرآن و اسلام) اس کی متابعت کی، تو یہی لوگ ہیں جو ہر طرح کی فلاح اور فتح و کامیابی پائیں گے۔"

یہ آیت کریمہ تمام تعلیماتِ اسلامیہ کا ایک جامع و مانع خلاصہ ہے جو خود قرآنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم نے پیش کر دیا ہے اور دینِ الٰہی اور شریعتِ فطریہ کا کوئی رکن ایسا نہیں ہے جو اس کے اندر بیان نہ کر دیا گیا ہو۔ اس میں داعی اسلام ﷺ کا اولین کام امر بالمعروف و نہی عن المنکر فرمایا، کیونکہ اس کی دعوت اللہ کی طرف ہے اور اللہ کا حکم یہی ہے۔

امر بالمنکر

لیکن شیطان ایک قوتِ خبیثہ ہے جو سعادتِ عالم کی دشمن اور ہدایتِ انسانی کو روکنے والی ہے۔ پس وہ اپنے گھرانے کو اور اپنی نسل کے چاکروں کو حکم دیتی ہے کہ اولیاء اللہ کی منادی کی مخالفت کریں اور عدل و احسان کی جگہ ظلم و عدوان کی طرف لوگوں کو بلائیں۔ ''فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ'' اس لئے جو لوگ شیطانی حکموں کے سامنے گر جاتے ہیں اور اللہ کو چھوڑ کر اس کی سفارت و خلافت اختیار کر لیتے ہیں، ان کا کام امر بالمعروف کی جگہ امر بالمنکر اور نہی عن المنکر کی جگہ نہی عن المعروف ہوتا ہے، یعنی اولیاء اللہ تو نیکیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں، لیکن وہ برائیوں کا حکم دیتے اور نیکیوں سے روکتے ہیں۔ قرآنِ کریم نے صاف صاف لفظوں میں اس کی تصریح کر دی ہے:

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۭ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۭ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (التوبة:٦٧)

''منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک ہی قسم کی ہیں۔ برائی کا حکم دیتے، نیکیوں سے روکتے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا وقت آئے تو مٹھیاں بھینچ لیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کو بھلایا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا۔ کچھ شک نہیں کہ یہ منافق ہی ہیں جو سخت فاسق ہیں۔''

حالانکہ مومنوں کا حال یہ ہے:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (التوبة: ۷۱)

''برخلاف منافقوں کے مومن مرد اور مومن عورتوں کا حال یہ ہے کہ نیک کاموں میں ایک کا ساتھی ایک ہے، نیکی کا حکم دیتے ہیں، برائی سے روکتے ہیں، صلوۃِ الٰہی کو قائم کرتے ہیں، اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں، غرض کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں کہ ان پر عنقریب اللہ رحم کرے گا۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ عزیز و حکیم ہے۔''

پہلی آیت میں ''منافق'' کا لفظ فرمایا۔ نفاق ایمان کے مقابلے میں اور کفر اسلام کے مقابلے میں قرآن کی اصطلاح ہے۔ پس یہ ان لوگوں کا حال ہے جو مومنوں کے مخالف ہیں اور مومنوں کا دوسرا نام ''اولیاء اللہ'' ہے۔

فرمایا کہ: ''نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ'' انہوں نے اللہ کو بھلا دیا ہے اس لئے وہ بھی بھلا دیئے گئے۔

نسیانِ ذکرِ الٰہی

اللہ اور اس کے ذکر کو بھلانا ایک حقیقی شیطانی عمل ہے۔ ہر جگہ قرآن حکیم میں نسیان وزہول کو شیطان کی طرف نسبت دی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے بحری معلم کی تلاش میں جب نکلے اور دو دریاؤں کے جمع ہونے کی جگہ پر مچھلی بھول آئے تو ان کے ساتھی نے کہا:

وَمَآ اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ (:الکهف:۶۳)

''شیطان نے مجھ پر نسیان طاری کر دیا۔''

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے قید خانے کے ساتھی سے کہا تھا کہ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُذْكُرْنِىْ عِنْدَ رَبِّكَ ز (یوسف:۴۲)

"عزیزِ مصر سے میرا ذکر کر دینا۔"

اگر وہ عزیزِ مصر سے ذکر کر دیتا تو عجب نہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو جلد رہائی مل جاتی۔ لیکن شیطان نے بھلا دیا اور اسے یاد نہ رہا:

فَاَنْسٰهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِى السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ

(یوسف:۴۲)

اسی طرح سورۂ انعام میں فرمایا:

وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ (الانعام: ۶۸)

"اور اگر شیطان تجھ پر نسیان طاری کر دے، تو پھر جب بھی تجھے یاد آ جائے تو اس کے بعد ظالمین کے ساتھ ہم مجلس نہ ہونا۔"

اصل یہ ہے کہ نیکی کا سرچشمہ اللہ کی یاد اور اس کا ذکر ہے۔ قوتِ شیطانی اس ذکر کو بھلا دیتی ہے اور ہر کام جو نیک اور صالح ہوتا ہے اس کے لئے نسیان وذہول طاری ہو جاتا ہے۔

اس سے قبل "حزب الشیطان" کا ذکر آ چکا ہے۔ جو اولیاء الشیطان کی جماعت کا نام ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا کہ:

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ط (المجادلة:۱۹)

"شیطان اس پر مسلط ہو گیا ہے، پس انہوں نے اللہ کے ذکر کو بھلا دیا ہے یہی لوگ "حزب الشیطان" ہیں۔

آیتِ بالا میں "نسیانِ شیطانی" کا ذکر کیا ہے اور اس آیت میں بھی حزب الشیطان کے لئے "نسیان ذکر" کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن منافقین و منافقات کا یہاں ذکر کیا گیا ہے، وہی حزب الشیطان ہے:

اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ (المجادلة: ١٩)

''یہی لوگ انجام کار خسارے میں ہونگے۔''

مقاصدِ احزاب الشیطان (شیطانی گروہوں کے مقاصد)

غرضیکہ اولیاء الشیطان اور حزب ابلیس کا کام دنیا میں یہ ہوتا ہے کہ امر بالمعروف و العدل کے مقابلے میں امر بالمنکر والافساد کریں اور نہی عن المنکر کی جگہ نہی عن المعروف کریں:

هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (النحل: ٧٦)

''(پھر) کیا ایسا شخص اور وہ مومن مخلص اپنے کاموں میں برابر ہو سکتے ہیں جو دنیا کو عدل کا حکم دیتا اور خود بھی صراطِ مستقیم پر چل رہا ہے؟''

اور چونکہ دونوں جماعتوں کی تعلیم اور دعوت ایک دوسرے کی ضد اور مخالفت میں ہوتی ہے، پس ہر اعلانِ صداقت و دعوت الی اللہ کے موقع پر دونوں جماعتیں ایک دوسرے کے مقابلے میں صف آرا ہو جاتی ہیں۔ ایک صف کے ہاتھ میں امر بالعدل والمعروف کا علم صلح و اصلاح ہوتا ہے۔ دوسری صف کے اوپر مکر و فساد و فواحش و منکرات کا جھنڈا لہراتا ہے۔ ایک سے امر بالمعروف و دعوت الی اللہ کی صدا اٹھتی ہے دوسرے سے امر بالمنکر و دعوت الی الشیطان کی منادی بلند ہوتی ہے۔ ایک اللہ کی راہ میں اپنا خون بہاتا ہے اور حق کے لئے جہاد کرتا ہے، دوسرا شیطان کی راہ میں لڑتا اور ظلم کے لئے قتال کرتا ہے:

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ (النسآء: ٧٦)

''مومن اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور صاحبانِ کفر شیطان اور اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خلفاء و مظاہر کی راہ میں۔"

مقاصدِ حزب اللہ

پس مومن اور اللہ کا ولی وہی ہے جو شیطان کے ولیوں کو قتل کرے اور اس کے فساد وطغیان سے ارضِ الٰہی کو پاک کر دے کیونکہ اس کے ایک ہی آقا و مولیٰ نے حکم دیا ہے:

فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝ (النسآء:٧٦)

"شیطان کے دوستوں اور پجاریوں کو قتل کرو۔ شیطان کے مکر و فساد خواہ کتنے ہی قوی اور مہیب نظر آئیں لیکن اللہ کے ولیوں کے سامنے بالکل ضعیف و بے طاقت ہیں۔"

سزائے قتل کا جواز

اور ایسا کرنا قتل و خونریزی نہیں بلکہ عین صلح و اصلاح اور امن و نظام ہے۔ کیونکہ فساد و ظلم کے روکنے کے لئے جو شخص خون بہاتا ہے، وہ دنیا کا حقیقی مصلح و محسن ہے، اس لئے کہ اس نے ایک جماعت کا خون بہا کر تمام عالم کو زندگی بخش دی اور جو شخص ظلم و فساد کو زندگی بخشتا ہے، وہی دنیا کا دشمن اور انسانیت کا عدو ہے، کیونکہ چند انسانوں کی خاطر تمام انسانوں سے دشمنی کر رہا ہے:

وَلَكُمْ فِى الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ (البقرة:١٧٩)

"اور قتل کے بدلے قتل کرنے میں اے صاحبانِ عقل! تمہارے لئے زندگی ہے۔"

کیونکہ ایک کو قتل کر کے اس کے شر و ظلم سے تم نے تمام دنیا کو نجات دلا دی۔

نیز فرمایا کہ:

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ (الانفال:٣٩)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور اولیاء الشیطان کو قتل کرو، یہاں تک کہ دنیا میں فتنہ وفساد باقی نہ رہے اور صرف اللہ ہی کا دین قائم ہو جائے۔''

ظلم وزیادتی

اولیاء الشیطان کا بھی کام یہی ہوتا ہے کہ وہ ان لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو عدل و معروف کا وعظ کرتے ہیں اور اسکی صدا بلند کرتے ہیں:

وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ (ال عمران: ۲۱)

''وہ ان لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو عدل وانصاف کا حکم دیتے ہیں۔''

پس ضروری ہے کہ داعیانِ حق وعدل کے ہاتھوں وہ بھی قتل کیے جائیں:

فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ (البقرة: ۱۹۴)

''جو تم پر زیادتی کرے، تم بھی اسی طرح اور اسی قدر اس پر زیادتی کرو تاکہ ظلم وعدوان اللہ کے بندوں کو نیست و نابود نہ کرے۔''

اولیاء اللہ سے مقصود

لیکن واضح رہے کہ ''اولیاء اللہ'' سے قرآن کریم کا مقصود کوئی خاص مصطلحہ جماعت ''اولیاء اللہ'' کی نہیں ہے، بلکہ ہر مومنِ صادق جس نے شیطانی قوٰی سے اپنے آپ کو الگ کر لیا ہے اور اللہ ورسول کے احکام کی اطاعت کرتا ہے وہ اللہ کے اولیاء اور دوستوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کا ان آیتوں میں ذکر کیا گیا ہے۔

خاتمہ

البتہ اولیاء اللہ کے مقامات و مدارج کے خاص خاص حالات ضرور ہیں، اور کتاب وسنت سے ایسے مقامات کا پتہ چلتا ہے جو ایمانِ الٰہی، ذہاب الی اللہ کے انتہائی مراتب ہیں۔ احادیثِ صحیحہ علی الخصوص صحیح بخاری کے کتاب التواضع کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث ''ولی'' میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ نیز حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ''محدّث'' فرمانا اسی کے ایک مرتبہ اعلیٰ کی صراحت تھی۔ لیکن اس کی تشریح کا یہاں موقع نہیں۔ اولیاء اللہ کے مدارج اس مشہور آیہ شریفہ میں بیان کر دیئے گئے ہیں کہ:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۞ (النسآء: ٦٩)

''جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی۔ اس کے ساتھی وہ لوگ ہوں گے جن کو اللہ نے اپنے انعامات سے سرفراز کر دیا ہوا ہے اور وہ انبیاء صدیقین، شہداء اور صالحین کی جماعت ہے اور ان لوگوں کا ساتھ کیا ہی اچھا ساتھ ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارتقائے روحانی

یہ مضمون یہاں ختم ہو گیا تھا لیکن اثنائے مضمون میں ارتقائے روحانی کا تذکرہ آیا ہے۔ مولوی محمد عمر صاحب تھانوی نے یہ استفسار فرمایا تھا کہ اس ارتقائے روحانی سے مقصود کیا ہے؟ حضرت مولانا نے اس موضوع پر ایک مختصر مضمون لکھا۔ چونکہ اسے اصلی مضمون میں خاص تعلق ہے بلکہ وہ اسی درخت کی شاخ اور اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، اس لئے ہم اسے بھی یہاں درج کرتے ہیں۔

مولوی محمد عمر صاحب تھانوی کا سوال

صحیفۂ الہلال میں سالِ جدید سے جو سلسلۂ مقالاتِ افتتاحیہ کا بہ عنوان ''اولیاء اللہ واولیاء الشیطان'' شروع ہوا تھا، اس مضمون کے ایک خاص حصہ کے متعلق کسی قدر مزید شرح و تفصیل کا بھی طالب ہوں۔ مضمون کے دوسرے نمبر میں جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ اولیاء اللہ سے مقصود کوئی خاص مصطلحہ جماعت نہیں ہے جیسا کہ سمجھا جاتا ہے، بلکہ قرآنِ کریم تمام مومنین صادقین کو اولیاء اللہ کے لقب سے پکارتا ہے۔ البتہ جو لوگ تزکیۂ نفس اور اعمالِ صالحہ کے ذریعہ تقرب الی اللہ کی راہ اختیار کرتے ہیں، وہ ارتقائے روحانی کے ماتحت مختلف مدارج و مراتب میں سے گزرتے ہیں، اور آیت: وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ الخ میں انہی کا ذکر کیا گیا ہے۔

لیکن گزارش ہے کہ ''ارتقائے روحانی'' سے مقصود کیا ہے اور اس کا ذکر قرآنِ کریم میں کیونکر کیا گیا ہے؟

جواب......**مولانا ابوالکلام آزادؒ**

رمضان المبارک اور جنگِ یورپ کی وجہ سے مقتضیاتِ وقت بدل گئے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقالاتِ افتتاحیہ کی جگہ دوسرے مضامین نے لے لی، اس لئے سلسلہ ''اولیاء اللہ'' غیر مکمل رہ گیا۔ اب باب التفسیر کے سلسلے میں اسے بہ عنوانِ اکمل و احسن پورا کرنے کی کوشش کروں گا۔

جناب نے ''ارتقائے روحانی'' کے متعلق سوال کر کے ایک بہت ہی طولانی بحث چھیڑ دی ہے جو بغیر ایک مستقل و مبسوط مضمون کے ممکن نہیں۔ مختصراً چند اشارات پر اکتفا کروں گا۔

مدارج بلحاظِ اعمال

قرآن کریم کے مطالعہ و تدبر سے واضح ہوتا ہے کہ اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان کے مختلف درجے اور مرتبے ہیں اور بلحاظ اپنے اعمال و خصائص اور تعلق و نسبت کے یہ دونوں جماعتیں ایمان و نفاق، اسلام و کفر اور تقویٰ و فسق میں گھٹتی بڑھتی رہتی ہیں۔

دینِ قیم کا مرتبہ

''اولیاء اللہ'' کا گروہ جس قدر محبتِ الٰہی اور انقطاع ماسوی اللہ میں ترقی کرتا ہے، اتنا ہی اس کے اعمال میں اخلاقِ الٰہی اور نورِ ربانی کا ظہور بھی ترقی کرتا ہے اور اس کی روح فیضانِ الٰہی سے نزدیک تر ہوتی جاتی ہے، یہاں تک کہ تکمیل مرتبۂ انسانیہ تک اس کا ارتفاع ہو جاتا ہے اور یہی ''صراط مستقیم'' اور ''دینِ قیم'' کا آخری مرتبہ ہے۔

اللہ کا راستہ

اسی طرح اولیاء الشیطان بھی جس قدر اپنے مرکزِ شقاوت و خبائث سے قریب تر ہوتے جاتے ہیں اور ان کی روح کو مقامِ ایمان باللہ و ذہاب الی اللہ سے بعد ہوتا جاتا ہے، اتنا ہی کفر و نفاق اور فسق و عدوان میں بھی ترقی کرتے جاتے ہیں اور اسی ترقی کی نسبت سے ان کے مختلف درجے اور مرتبے ہیں۔ پہلا گروہ اللہ کی طرف بڑھتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اس لئے اس کو الٰہی منزلیں پیش آتی ہیں اور ان راہوں میں سے ہو کے گزرتا ہے جو اللہ کے دوستوں کی راہیں ہیں۔ لیکن دوسرے گروہ کا رخ قوائے شیطانیہ کی طرف ہوتا ہے، اس لئے اسے ابلیسی منزلیں پیش آتی ہیں اور ان راہوں کو اختیار کرتا ہے جو شیطان کے عاشقوں اور پیار کرنے والوں کی راہیں ہیں۔ پس اولیاء اللہ جس قدر اللہ سے محبت کرتے اور غیر اللہ سے کٹنے میں ترقی کرتے جاتے ہیں، اتنا ہی مدارج الی اللہ میں بھی بڑھتے جاتے ہیں۔ اسی طرح ''اولیاء الشیطان'' یا اصحاب النار جس قدر شیطان سے عشق کرتے اور اس کے لئے اور اس کے کاموں کے لئے اللہ کو چھوڑتے اور اللہ کے کاموں سے دشمنی کرنے میں دلیر اور جری ہوتے جاتے ہیں، اتنا ہی ذہاب الی الشیطان میں ان کے ابلیسی مراتب کی بھی ترقی ہوتی جاتی ہے:

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ○ (النسآء: ۱۲۰)

''وہ ان سے وعدے کرتا ہے اور انہیں امیدیں دلاتا ہے اور شیطان کے وعدے صرف دھوکہ وفریب پر مبنی ہیں۔''

جسمانی وروحانی ترقی

اگر تم کہتے ہو کہ انسان کے جسم کی ترقی اور تکمیل کے لئے دنیا میں ''قانونِ ارتقاء'' جاری ہے اور اس کے ایک رینگنے والے کیڑے کو ترقی دیکر بتدریج انسانی جسم وشکل کے حسن و جمال تک پہنچا دیا ہے تو پھر انسانی روح کی ترقی و تکمیل کے لئے کیوں کوئی قانونِ ارتقاء تسلیم نہیں کرتے اور کیوں انسان کی معنوی زندگی کو ادنیٰ مرتبہ سے اٹھ کر اعلیٰ مراتب حیاتِ الٰہیہ تک پہنچنے نہیں دیتے؟

قانونِ ارتقاء نبوی ﷺ

فی الحقیقت وہ ''قانونِ ارتقاء'' جو، لامارک، ہلیر، ابن مسکویہ اور ڈارون نے دریافت کیا ہے، صرف مخلوقات کے جسم ہی تک محدود ہے۔ وہ کچھ نہیں بتلاتا کہ ارتقاء کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ زنجیر ہیکل انسانی کی کڑی تک پہنچ کر کہاں چلی جاتی ہے اور اس کے بعد بھی ارتقاء کے مدارج باقی رہتے ہیں یا نہیں؟ لیکن وہ قانونِ ارتقاء جسے محمد رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا وہ بتلاتا ہے کہ بلاشبہ انسانیت کے مرتبہ تک پہنچنے کے بعد ''ارتقاء جسمانی'' تو ختم ہو جاتا ہے لیکن اس کے بعد ایک ''ارتقاء روحانی'' کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور جسمِ حیوانی کو انسان کا ہیکل اختیار کرنے کے بعد بھی انسان بننے کے لئے بہت کچھ بننا اور ترقی کرنا باقی رہتا ہے:

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ (المجادلة: 11)

''جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور جن لوگوں نے علمِ حق حاصل کیا، سو اللہ تعالیٰ ان کے مدارج کو ترقی دیتا ہے اور ارتفاع بخشتا ہے۔''

ارتقاء انسانی

یہی مدارج ہیں جو اولیاء اللہ اور اصحاب الجنّۃ کے ذہاب الی اللہ کی مختلف منزلیں ہیں۔ ایمان باللہ اور محبتِ الٰہی اس ارتقاء روحانی کی اصل ہے اور ارتقاء انسانی کے معنی یہ ہیں کہ اللہ پر ایمان و ایقان ترقی کرے اور اللہ کی ولایت اور دوستی اپنے اونچے مرتبوں اور مقاموں تک بلند ہو جائے:

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ (فاطر: 10)

''کلماتِ طیبہ و صالح اللہ ہی کی طرف بلند ہوتے ہیں اور وہ عمل صالح کرنے والوں کو ارتفاع بخشتا ہے۔''

تکمیلِ انسانیت

اس آیۂ کریمہ میں دو چیزیں بیان کی ہیں: ''کلم الطیب'' اور ''عملِ صالح''، پس انسانیت کی تکمیل اور ارتقاء کی بنیاد بھی یہی دو چیزیں ہیں ''کلم الطیب'' سے مقصود ایمان باللہ ہے اور ''عملِ صالح'' سے مقصود انسان کے وہ تمام کام جو صحت و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصلاح اور عدل و حقیقت کے مطابق ہوں، فرمایا کہ ایمان باللہ صعود کرتا اور بلند ہوتا ہے اور عملِ صالح کو اللہ اونچے درجوں تک لے جاتا ہے۔

قرآنی ارتقاء

یہی ارتقاءِ روحانی ہے، جس کو قرآن کریم نے ''نعمت'' اور ''انعام'' کے لفظ سے تعبیر کیا ہے اور اپنے فاتحۃ الکتاب میں (کہ تمام قرآن اسی متن کی شرح ہے) مومنوں کو یہ دعا سکھلائی ہے:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحۃ: ۶،۵)

''خدایا! ہمیں صراطِ مستقیم پر چلا، وہ صراطِ مستقیم جو ان لوگوں کی راہ ہے جن پر تو نے انعام کیا۔''

''تو نے انعام کیا، یعنی جن اولیاء اللہ کو مقامِ الٰہیہ و منازلِ ربانیہ میں ارتقاء و صعود کی تو نے توفیق دی۔ دوسری جگہ ان لوگوں کی نسبت صاف صاف تصریح کر دی ہے اور ارتقاء روحانی کے چار درجے بتلا دیئے ہیں:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ (النساء: ۶۹)

مدارج ارتقائے روحانی

اس آیۂ کریمہ میں صاف صاف بتلا دیا ہے کہ اس ارتقاء روحانی کے چار درجے ہیں جو اوپر سے شروع ہوتے ہیں:

(۱) نبوت (۲) صداقت

(۳) شہادت (۴) صالحیت

پس یہ ارتقاء عملِ صالح کے درجے سے شروع ہوتا ہے اور مقامِ نبوت کے فیضان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ختم ہو جاتا ہے۔ ’’اولیاء اللہ‘‘ جس قدر اعمالِ حسنہ اور تزکیہ نفس و اتقاء میں ترقی کرتے ہیں، اتنا ہی مقامِ نبوت کے انوار و تجلیات سے بہرہ اندوز ہوتے جاتے ہیں۔

صحیح بخاری کی حدیث ’’ولی‘‘ میں اسی طرف اشارہ ہے، حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کو اس ارتقاء کے مرتبہ ’’محدّث‘‘ کی خبر دی گئی، تصریحاتِ کتاب و سنت اس بارے میں بے شمار ہیں۔ منتظر رہئے تا کہ ایک مستقل مضمون لکھنے کی مہلت ملے۔ اس بارے میں اس عاجز کے سامنے عجیب و غریب اور نادر و اہم بیاناتِ قرآنیہ و تصریحاتِ نبویہ ہیں، جن کا اظہار بغیر مبسوط بحث و نظر کے ممکن نہیں۔

دنیا و آخرت کی تمام بھلائیوں کے لئے بہترین نسخہ

درود پاک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اس کے دس گناہ معاف اور دس درجے بلند فرمائے گا۔ (سنن نسائی)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فرقوں، مسلکوں اور روحانی سلسلوں کے ہجوم میں عقیدہ و عمل کی اصلاح کیلئے

.... بہترین کتابیں ....

قلب و روح کی پریشانی کا اصل سبب...... صراط مستقیم سے دوری ہے...... فرقوں اور مسلکوں سے نجات کیلئے راہنما کتاب

مصنف: محمد سلطان المعصومی الخجندی

فرقہ پرستی اور اسلام

ترتیب: ایم عبداللہ عاجز

قیمت 48 روپے

مسلمان کی قیمتی ترین متاع **دین** ہے...... اسے بچانے کیلئے ایک بہترین فکری کتاب

استاذ العلماء مولانا عبدالغفار حسن حفظہ اللہ

اور محمد خالد سیف حفظہ اللہ کے مستند قلم سے

دین میں بگاڑ کا سبب... غلو

قیمت: 30 روپے

انسان ہر لحہ اللہ کا محتاج ہے...... زندگی کے ہر موڑ کیلئے...... ذکر اور دعاؤں کا مستند مجموعہ

ترتیب: محمد سرور طارق

ذکرِ الٰہی اور مسنون دعائیں

قیمت: 35 روپے

سکون و اطمینان کی سب سے بڑی دولت اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے...... اس تعلق کی حقیقت و معرفت جاننے کیلئے

دل میں اتر جانے والی کتاب

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک

حقیقتِ دعا

قیمت: 35 روپے

معرفتِ الٰہی اور عرفانِ ربانی کا بحرِ بیکراں

قاضی محمد سلیمان منصور پوری

شرح اسماء الحسنیٰ

قیمت: 130 روپے

مکمل فہرست طلب فرمائیں

TARIQ ACADEMY

D-GROUND, FAISALABAD-PAKISTAN.

Tel: 546964, 715768, E-mail: ilmoagahi74@yahoo.com

IMAGE RIGHT 0300-6620176